



سوال

(331) بیوہ ایام عدت کہاں گزارے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند فوت ہو جائے تو بیوہ ایام عدت کہاں گزارے، لپنے خاوند کے گھر یا جہاں وہ لپنے خاوند کے فوت ہونے کی اطلاع پائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ دوران عدت لپنے خاوند کی قبر پر جاسکتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حل پیش کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورت نے جس خاوند کے ساتھ زندگی کے ایام گزارے ہیں اس کے حق رفاقت و وفاداری اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ بھدردی و غمگساری کا تقاضا یہ ہے کہ خاوند کے مرنے کے بعد اس کی بیوی عدت کے ایام لپنے خاوند کے گھر میں گزارے، خواہ وہ مکان تنگ ہو یا تاریک اور کتنا ہی وحشت ناک کیوں نہ ہو، چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت فریہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کا خاوند گھر سے باہر کسی دوسرے مقام پر قتل کر دیا گیا اور اس کا مکان انتہائی وحشت ناک مقام پر واقع تھا۔ پھر وہ اس کی ملکیت بھی نہ تھا۔ بیوہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ مجھے والدین اور بہن بھائیوں کے ہاں منتقل ہونے کی رخصت دی جائے تاکہ عدت کے ایام امن و سکون سے وہاں گزار سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لپنے اس گھر میں رہو جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبر ملی ہے یہاں تک کہ عدت کے ایام پورے ہو جائیں۔" [مسند امام احمد، ص: ۳۶۰، ج ۳]

بعض احادیث میں ہے کہ لپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ [نسائی، طلاق: ۳۵۵۸]

یعنی کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کی ضرورت نہیں۔

حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی حکم کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف ہے کہ عورت عدت گزارنے کی پابند ہے، خواہ وہ کہیں گزارے۔ [نسائی، الطلاق: ۳۵۶۱]

واضح رہے کہ حدیث میں تو یہ صورت ہے کہ عورت لپنے گھر میں تھی جبکہ خاوند باہر گیا تھا اور وہیں فوت ہو گیا، اگر خاوند لپنے گھر میں فوت ہوا اور اس کی بیوی اس وقت گھر میں موجود نہ ہو تو اس کے متعلق الفاظ اور حدیث اور حکمت حدیث کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی عورت بھی عدت کے ایام لپنے خاوند کے گھر میں پورے کرے، البتہ اس حکم سے درج ذیل دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:



(الف) اگر عورت خانہ بدوش ہے اور کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ چار ماہ دس دن اسی طرح ایک مقام پر گزارے بلکہ وہ جہاں قافلہ ٹھہرے گا اس کے ساتھ ہی اپنے ایامِ عدت گزارتی رہے گی۔

(ب) میاں بیوی کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ خاوند کے فوت ہونے کے بعد آمدنی کے ذرائع مسدود ہو گئے جس کی وجہ سے کرایہ کی ادائیگی طاقت سے باہر ہو تو اس صورت میں بھی وہ کم کرایہ والے مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔

بعض اہل علم حدیث کے الفاظ ”جہاں تجھے خاوند کے فوت ہونے کی خبر ملے۔“ سے عورت کو پابند کرتے ہیں کہ وہ وہیں ایامِ عدت گزارے۔ جہاں اسے وفات کی خبر ملی ہے، خواہ وہ کسی کے پاس بطور مہمان ہی ٹھہری ہوئی ہو۔ اس طرح کی حریت پسندی اور بے جا پابندی شریعت کی منشا کے خلاف ہے۔

دورانِ عدت انتہائی ضروری کام کے لئے گھر سے نکلنے کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بھی رات گھر واپس آنا ضروری ہے۔ صورتِ مسئولہ میں ایامِ عدت میں خاوند کی قبر پر جانا کوئی ضروری امر نہیں ہے۔ جب عدت کے ایام پورے ہو جائیں تو پھر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنے خاوند کی قبر پر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 348